



سوال

(353) نافرمان بیٹے کا وارث بنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ٹینڈو آدم سے محمد المبوب ولد مہر دین سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ حاملہ تھی دوران عدت اسے لڑکا پیدا ہوا۔ عدت کے بعد اس عورت نے آگے شادی کر لی لڑکی نے اپنی ماں کے پاس پرورش پائی یہ لڑکا اپنے باپ کی خدمت نہیں کرتا بلکہ مطلب کے لئے اس کے پاس جاتا ہے۔ جبکہ وہ اپنی ماں اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والے دوسرے سوتیلی بھائیوں کی خوب دیکھ بھال کرتا ہے کیا اس قسم کا لڑکا باپ کی وراثت کا حقدار ہو سکتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایک مسلمان کے لئے اس کے والدین کا زندہ رہنا بہت بڑی نعمت ہے اور ان کی خدمت کرنا سعادت مندی کی علامت ہے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اللہ کے حقوق کی ادائیگی کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی تلقین کی گئی ہے۔ صورت مسئولہ میں اس بات کا شکوہ کیا گیا ہے۔ کہ لڑکا والد کی خدمت نہیں کرتا لیکن سوال یہ ہے کہ والد نے اپنے بچے کی تربیت و پرداخت کے لئے کیا کردار ادا کیا ہے۔ جو بچہ اپنی ماں کے ہاں پرورش پاتا اور اپنی ماں کے ہاں پرورش پاتا ہے وہ لڑکا والد کی خدمت نہیں کرتا لیکن اسے ایسے بچے سے والد کی خدمت کے لئے کوئی امید وابستہ کی جاسکتی ہے چاہے تو یہ تھا کہ والد اپنے بچے کی خود تربیت کرتا اور اس کی پرورش کر کے اس کے ہاں اپنی اہمیت واضح کرتا لیکن اسے حالت کے رحم و کرم پر پھوڑ دیا گیا جہاں وہ انتہائی نفرت و حقارت کے ماحول میں پرورش پڑھا ہے۔ اب والد کا یہ شکوہ کرنا یہ میری خدمت نہیں کرتا اور صرف مطلب برآری کے لئے آتا ہے۔ بالکل بے محل ہے یہ بھی یاد رہے کہ تقسیم جائیداد کا طریق کار خود اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ ہے اس میں کسی مخلوق کی طرف سے کوئی ترمیم و اضافہ نہیں ہو سکتا۔ وراثت کے محرومی کے اسباب قتل و ارتداد وغیرہ ہیں جو صورت مسئولہ میں نہیں پائے جاتے۔ لہذا جائیداد سے کسی کو صرف اسی وجہ سے محروم نہیں کیا جاسکتا کہ وہ نافرمان ہے۔ یا وہ والد کا خدمت گزار نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "کہ جو مال والدین یا رشتہ دار پھوڑ مرے وہ تھوڑا ہوا زیادہ اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی یہ حصہ (اللہ کے) مقرر کئے ہوئے ہیں۔" (4/النساء 7)

اس آیت کے پیش نظر کسی وارث کو بلاوجہ شرعی محروم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کسی کو یہ حق ہے۔ اخبارات میں جو آئے دن عاق نامے شائع ہوتے ہیں ان کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ موجودہ صورت میں جب لڑکا اپنی ماں کے پاس ہی رہتا ہے تو اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد سے اس کا بھرا بھرا وارث کی طرف سے اس کی زہنی تربیت کا نتیجہ ہے اور اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے والد کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹوں کا سا پیار دے تاکہ وہ اس کی خدمت کو اپنے لئے سعادت مند خیال کرے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
مفتی

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 366